روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 213029
CPL 61
جلد 47-82 نمبر 123 | ہفتہ | 1418ھ 7 احسان 1376ھش 7 جون 1997ء

ہر وقت خدا سے مدد مانگتے رہنا چاہیئے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
ہماری جماعت کو یہ بات بہت ہی یاد رکھنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کو کسی حالت میں نہ بھلایا جاوے۔ ہر وقت اسی سے مدد مانگتے رہنا چاہیئے۔ اس کے بغیر انسان کچھ چیز نہیں۔ خوب یاد رکھو کہ وہ ایک دم میں فنا کر سکتا ہے طرح طرح کے دکھ اور مصیبتیں موجود ہیں۔ بے خوف اور نڈر ہونے کا مقام نہیں۔ اس دنیا میں بھی جہنم ہو سکتا ہے اور بڑے بڑے مصائب آسکتے ہیں خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ کوئی کسی کی مصیبت میں کام نہیں آسکتا۔ اور کوئی شریک ہمدردی نہیں کر سکتا جب تک خدا خود دستگیری نہ کرے اور اپنے فضل سے آپ اس مصیبت کو دور نہ کرے اسی واسطے ہر ایک کو چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ پوشیدہ علاقہ رکھے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 248)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

کلام الٰہی ایک ایسی ہدایت ہے کہ اس پر عمل کرنے والا اعلیٰ درجہ کے کمالات حاصل کر لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے اس کا ایک سچا تعلق پیدا ہونے لگتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے اعمال صالحہ جو (کلام الٰہی) کی ہدایتوں کے موافق کئے جاتے ہیں۔ وہ ایک شجر طیب کی مثال جو (کلام الٰہی) میں دی گئی ہے۔ بڑھتے ہیں اور پھل پھول لاتے ہیں۔ ایک خاص قسم کی حلاوت اور ذائقہ ان میں پیدا ہوتا ہے۔ پس اگر کوئی شخص اپنے ایمان میں نشوونما کا مادہ نہیں رکھتا' بلکہ اس کا ایمان مردہ ہے' تو اس پر اعمال صالحہ کے طیب اشجار کے بارور ہونے کی کیا امید ہو سکتی ہے۔ (۔) اُن لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا۔ یہ راہ کوئی بے ثمر اور حیران اور سرگردان کرنے والی نہیں ہے' بلکہ اس پر چل کر انسان بامراد اور کامیاب ہوتا ہے اور عبادت کے لئے تکمیل عملی ضرورت شئے ہے' ورنہ وہ محض ایک کھیل ہوگا' کیونکہ درخت اگر پھل نہ دے' خواہ وہ کتنا ہی اونچا کیوں نہ ہو' مفید نہیں ہو سکتا۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 121)

درخواست دعا

○ مکرم کرنل صفی اللہ خان صاحب آف لاہور چھاؤنی گردوں کی تکلیف کی وجہ سے شدید بیمار ہیں اور CMH راولپنڈی میں زیر علاج ہیں ۔ موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم عبدالرؤف منعم اقبال صاحب ساکن فرینکفورٹ ابن مکرم عبدالشکور صاحب مینجر نیشنل بینک لالیاں جرمنی میں سخت بیمار ہیں۔ اور چلنے پھرنے سے بھی معذور ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم راجہ عبدالعزیز صاحب پنشنر جامعہ احمدیہ کی اہلیہ محترمہ عبدل بی بی صاحبہ مورخہ 97-5-23 کو بعمر 63 سال انتقال کر گئیں۔ ان کا جنازہ مورخہ 97-5-24 کو بعد مغرب الیبت المہدی گول بازار میں مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے پڑھایا اور تدفین کے بعد مکرم محترم سید طاہر محمود ماجد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

خدا تعالیٰ کے لئے تقویٰ اختیار کرو

(حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحب۔امام جماعت احمدیہ الاول)

اللہ تعالیٰ گندوں اور ناپاک لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔ وہ پاک ہے پس وہ قدوس خدا پاکیزگی اور طہارت چاہتا ہے) تو پھر اس دعویٰ ایمان کے ساتھ متقی بن جاؤ اور متقی بھی ظاہر کے نہیں۔ اس لئے نہیں کہ لوگ تمہیں متقی اور پرہیزگار کہیں یا مجلسوں میں تمہاری تعریف کریں۔ نہیں! نہیں!!(۔) اللہ تعالیٰ کے متقی بنو۔ متقی کے لئے یہ ضروری باتیں ہیں:۔

اولاً" ہر ایک کام جب کرو۔ اٹھتے۔ بیٹھتے۔ چلتے۔ پھرتے۔ دشمنی میں۔ دوستی میں۔ عداوت اور محبت میں۔ مقدمہ ہو یا صلح ہو۔ غرض ہر حالت میں یہ امر خوب ذہن نشین رکھو کہ نہیں معلوم موت کی گھڑی کس وقت آجاوے۔ وہ کون سا وقت ہو گا جب دنیا سے اٹھ جاویں گے اور اس وقت ماں۔ باپ۔ بیوی۔ بچے۔ دوست۔ یار۔ کنبے کے بڑے بڑے ہمدردی کا دم بھرنے والے انسان' مال۔ دولت غرض کوئی چیز نہ ہو گی جو اس وقت ساتھ دے سکے۔ اس وقت اگر کوئی چیز ساتھ جا سکے گی تو وہ وہی انسان کا عمل ہو گا۔ خواہ اچھا ہو خواہ برا ہو۔ اور جیسا عمل ہو گا ویسا ہی اس کا پھل ملے گا۔

جیسے تم ہر روز دنیا میں دیکھتے ہو کہ ایک زمیندار گیہوں کے بیج بو کر جو یا جو بو کر گنے کا پھل نہیں لے سکتا۔ پس اسی طرح پر جیسے عمل ہوں گے بدلہ ان کے ہی موافق اور رنگ کا ہو گا۔ یہی سچی بات ہے کہ بھلے کام کا پھل دنیا اچھا اٹھاتی ہے۔ پس یہ بات ضرور ضرور یاد رکھو کہ جن کی خاطر انسان عداوتیں اور دشمنیاں کرتا ہے اور مکرو فریب اور کیا کیا شرارتیں کرتا ہے وہ اس آخری ساعت میں اس کے ساتھ نہ جائیں گی۔ اکیلا ہی آیا ہے اور اکیلا ہی چلا جائے گا۔ بادشاہوں کی بادشاہت۔ امیروں کی امارت۔ دوستوں کی دوستی۔ کنبہ۔ گھر۔ پڑوس۔ گاؤں اور سارے شہر کے رشتہ دار یہیں رہ جاتے ہیں۔ پس ان ساری باتوں کو غور کرو۔ اور موت کی آنے والی اور یقیناً آنے والی اور نہ ٹلنے والی گھڑی کا خیال رکھو۔ اور اس خیال کے ساتھ ہی کل کا فکر آج کرو۔ اور اپنے اعمال کا محاسبہ اور پڑتال کر لو۔ کیونکہ نیک بدلہ تب ہی ملے گا جبکہ اعمال بھی نیک ہوں گے۔

ثانیاً"۔ متقی کے لئے ضروری ہے کہ اس کا ایمان سچا ایمان ہو اور اس کے عقائد نیک عقائد ہوں اور پھر اس پر اعمال بھی نیک ہوں۔ ایمان کے اصول صاف ہیں۔ قدوس اور اور پاک خدا۔ قدوسیت چاہتا ہے۔ ناپاک انسان پاک ذات سے تعلق پیدا نہیں کر سکتا۔ تم اپنے اندر اس بات کو دیکھو کہ کیا کوئی بھلا مانس اور شریف پسند کرتا ہے کہ وہ بدمعاش اور بدنام آدمیوں کے ساتھ ملے اور تعلق پیدا کرے۔ پھر اس پر قیاس کرو کہ وہ خدا جو قدوسوں کا قدوس اور پاک ہے جو تمام محامد اور خوبیوں کا مجموعہ اور سرچشمہ ہے کب پسند کر سکتا ہے کہ گندے اور ناپاک لوگ اس سے تعلق رکھ سکیں۔ پس اگر خدا سے رشتہ قائم رکھنا چاہتے ہو اور اس کو خوش کرنا پسند کرتے اور ضروری سمجھتے ہو تو خود بھی پاک ہو جاؤ اور اس پر سچا ایمان لاؤ کہ تمام محامد اور تعریفوں اور خوبیوں کے لئے وہی ایک پاک ذات سزاوار ہے۔ جس طرح سے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر رحم کرتا اور شفقت اور پیار کی نگاہ سے دیکھتا ہے تم بھی اس کی مخلوق کے ساتھ سچی محبت اور حقیقی شفقت کرو اور رحم اور ہمدردی کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ برتاؤ کرو۔ میں پھر کہتا ہوں۔ سوچو اور غور کرو کہ تقویٰ کے سوا فائدہ نہیں۔

(از خطبہ 27۔جنوری 1899ء)

ایمان کے بعد ضروری ہے کہ انسان دکھ اٹھاوے۔ بغیر اس کے ایمان کا کچھ مزا نہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

7- احسان 1376 ہش   7- جون 1997ء

موت کا احساس اور خدا تعالیٰ کی محبت

خدا تعالیٰ کے قریب ہونا نیکی ہے اور خدا تعالیٰ سے دور ہونا گناہ ہے۔ انسان کے دل میں جیسے جیسے خدا تعالیٰ کی محبت پیدا ہوتی اور بڑھتی ہے اس کا نیکیوں کی طرف رجحان بڑھنے لگتا ہے اور جیسے جیسے وہ خدا تعالیٰ کو بھلاتا ہے۔ اس سے دور ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس کے کام گناہ کے زمرے میں شامل ہونے لگتے ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک ارشاد پیش خدمت ہے۔ آپ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"جب تک انسان موت کا احساس نہ کرے وہ نیکیوں کی طرف جھک نہیں سکتا۔ میں نے بتلایا تھا کہ گناہ غیر اللہ کی محبت دل میں پیدا ہونے سے پیدا ہوتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ دل پر غلبہ کر لیتا ہے۔ پس گناہ سے بچنے اور محفوظ رہنے کے لئے یہ بھی ایک ذریعہ ہے کہ انسان موت کو یاد رکھے۔ اور خدا تعالیٰ کے عجائبات قدرت میں غور کرتا رہے۔ کیونکہ اس سے محبت الٰہی اور ایمان بڑھتا ہے اور جب خدا تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا ہو جائے تو وہ گناہ کو جلا کر بھسم کر جاتی ہے"

اس مختصر سے ارشاد میں متعدد باتیں ہمارے لئے قابل غور اور واجب العمل ہیں۔ سب سے پہلی بات تو یہ کہ گناہ پیدا کس طرح ہوتا ہے۔ اگر انسان اس راز کو پا جائے اور وہ یہ عزم کر لے کہ میں نے گناہ نہیں کرنا تو خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کی گناہ کی خواہش جل کر بھسم ہو جاتی ہے۔ اس ارشاد مین بتایا گیا ہے کہ گناہ اس صورت میں پیدا ہوتا ہے جب انسان کے دل میں اللہ کے غیر جسے آپ نے "غیر اللہ" فرمایا ہے کی محبت پیدا ہونے لگتی ہے۔ یعنی خدا سے پرے ہٹنے لگتا ہے اور خدا کے غیر کے قریب آنے لگتا ہے۔ یہ بات واضح ہے کہ دائیں طرف دائیں طرف ہے' اور بائیں طرف بائیں طرف' دائیں طرف انسان چلے گا تو بائیں طرف سے دور ہوتا چلا جائے گا۔ اور بائیں طرف کا سفر شروع کرے گا۔ تو دائیں طرف سے دور ہوتا چلا جائے گا۔ اسی لئے کہا جا سکتا ہے کہ خدا کے قریب جائے گا یا جانے کا سفر اختیار کرے گا۔ تو غیر اللہ سے دور ہوتا چلا جائے گا۔ اور غیر اللہ کی طرف سفر اختیار کرے گا تو خدا سے دور ہوتا جائے گا۔ اور چونکہ خدا کا قرب نیکیوں کا باعث بنتا ہے۔ اس لئے جیسے جیسے وہ خدا کے قریب جانے کا سفر اختیار کرے گا وہ نیکیوں کی طرف مائل ہوتا چلا جائے گا۔ اور اس کا دل اس بات سے اطمینان پکڑے گا کہ وہ نیکیاں کر رہا ہے اور دوسری طرف چونکہ وہ غیر اللہ سے دور ہوتا چلا جائے گا۔ اس لئے وہ گناہ کی زہر سے بچنے لگے گا۔ اور جس طرح خدا تعالیٰ کے قریب جاتے جاتے انسان کے دل پر خدا تعالیٰ کی محبت غالب آجاتی ہے وہ خدا ہی کا ہو جاتا ہے اسی طرح اگر وہ خدا تعالیٰ سے پرے ہٹ کہ غیر اللہ کی محبت دل میں پیدا کرنے لگے تو یہ محبت بھی اس پر غلبہ کر لیتی ہے۔ اور اس سے گناہ پر گناہ سرزد ہونے لگتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے قریب ہونے کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ اسے اس بات کا احساس پیدا ہو جائے کہ یہ دنیا فانی ہے اور ہمیشہ کے لئے رابطہ خدا تعالیٰ ہی سے رہتا ہے۔ اور اس دنیا کو فانی سمجھنے کے لئے سب سے بہتر طریق یہ ہے کہ انسان موت کو یاد رکھے۔ ہمارے ارد گرد روزانہ لوگ موت کے منہ میں جاتے ہیں ہم تعزیت بھی کرتے ہیں۔ تدفین میں بھی حصہ لیتے ہیں۔ لیکن ادھر اس بات سے ذرا پرے ہٹے اور ادھر موت کو بھول گئے۔ خاص طور پر اپنی موت کو۔ یہ بات اپنی موت کے بھولنے کا ہی نتیجہ ہے کہ ہم لمبے لمبے پروگرام بناتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ سب پروگرام مکمل کرنے کا ہمیں وقت ملے گا۔ پروگرام بنانے میں تو کوئی حرج نہیں مختصر وقت کے لئے بھی پروگرام بنائے جاتے ہیں اور لمبے وقت کے لئے بھی۔

لیکن یہ سمجھ لینا کہ ہر لمبے وقت کا پروگرام مکمل کرنے کا ہمیں موقعہ ملے گا۔ اپنی موت کو بھول جانے والی بات ہے۔ پروگرام تو ہم ضرور بنائیں لیکن دل میں اس بات کا یقین کرتے ہوئے کہ خدا تعالیٰ ہی موقعہ دے گا تو یہ پروگرام مکمل ہوں گے ورنہ تو موت کسی وقت بھی آسکتی ہے اور ہمارے پروگرام ادھورے کے ادھورے رہ جائیں گے۔ اپنی موت کو یاد رکھ کر ہی انسان خدا تعالیٰ کا خیال کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ سے محبت کا سفر اختیار کر سکتا ہے۔ اور نتیجتاً اس کی زندگی ایک نیک شخص کی زندگی بن جاتی ہے۔ جیسا کہ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر انسان موت کا احساس نہ کرے تو وہ نیکیوں کی طرف جھک نہیں سکتا۔

پس نیکیوں کی طرف جھکنے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ ہمیں ہر وقت اس بات کا احساس ہو کہ ہمارا ہر لمحہ خدا تعالیٰ کی دین ہے۔ نہیں کہہ سکتے کہ ایک لمحے کے بعد دوسرا لمحہ ملے گا یا نہیں۔ ایک قدم کے بعد دوسرا قدم اٹھایا جا سکے گا یا نہیں۔ انسان کو یہ تو کبھی پتہ چل ہی نہیں سکتا کہ اس نے کب تک زندہ رہنا ہے۔ لیکن اس بات کا ضرور یقین ہونا چاہئے کہ ایک وقت ضرور ایسا آئے گا جب وہ زندہ نہیں ہوگا۔ یعنی جب وہ موت کے منہ میں دھکیل دیا جائے گا۔ اور اسے یہ دنیا چھوڑ کر دوسری دینا جانا ہوگا اگر ایسا ہو تو اس دنیا کی بے جا محبت سرد ہو جائے گی۔ اس دنیا کے لئے وہ ایسی تگ و دو نہیں کرے گا جو سچ اور جھوٹ اور درست اور غلط کے امتیاز کو مٹا دے اور محض اپنی دنیوی کامیابی پر نظر رکھتے ہوئے وہ سب کچھ کرتا چلا جائے۔ اس کے دل میں ایک امتیاز پیدا ہو جائے گا کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا۔ جو کچھ کرنا ہے اس کے لئے عزم کرتے ہوئے وہ کرتا چلا جائے گا اور جو کچھ نہیں کرنا اسے پیچھے چھوڑنے کی اسے توفیق ملے گی۔

پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے قرب کی طرف سفر اختیار کریں کیونکہ اس سے ایمان بڑھتا ہے اور جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے۔ جب خدا تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا ہو جاتی ہے تو وہ گناہ کو جلا کر بھسم کر جاتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی محبت کے متعلق جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے موت کو یاد رکھنا سب سے ضروری ہے۔ ہر وہ شخص جو اپنی موت کو یاد رکھتا ہے اس کے دل میں ہر وقت یہ خیال رہتا ہے کہ میں صرف وہ کچھ کروں جو خدا تعالیٰ کو پسندیدہ ہو۔ کیونکہ میرا مسلسل تعلق اس دنیا میں اور اگلی دنیا میں بھی خدا تعالیٰ سے ہے۔ میں اسی کو جواب دہ ہوں۔ اور اگر میں اسی کو جواب دہ ہوں تو مجھے یقیناً ایسے کام کرنے چاہئیں جن سے خدا تعالیٰ خوش ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کی منشاء کے مطابق ہوتے ہیں۔ اس خیال سے انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت بڑھتی ہے جسے دوسرے الفاظ میں یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ نیکیوں کا خیال دل میں پختہ سے پختہ تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور گناہ کی دوسری سمت وہ سفر کرنے لگتا ہے۔ یعنی نیکیوں کی طرف۔

پس اس ارشاد میں حضرت صاحب نے نیکیوں کی طرف جھکنے کا جو طریق بتایا ہے وہ موت کا احساس ہے۔ غیر اللہ کی محبت سے دور ہٹنے کا احساس ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے عجائبات قدرت پر غور کرتے رہنے سے خدا تعالیٰ کے قریب سے قریب تر ہونے کی بات کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی محبت عطا کرے۔ ہمارے دلوں میں اپنے ایمان کو بڑھاتا چلا جائے جس کے نتیجہ میں ہمارے گناہ جل کر بھسم ہو جائیں۔ یہی حقیقی زندگی ہے۔ اسی طرح جینے کو حقیقی طور پر جینا کہا جا سکتا ہے۔ پس ہمیں خدا تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہئے کہ اس کی محبت کے جتنے بھی ذرائع ہیں ان سب پر ہماری دسترس رہے۔ ہمارا سفر اسی کی طرف ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے۔

میں اپنے آپ سے دست و گریباں ہو نہیں سکتا
جو دھبّے ہیں جبینِ شوق پر وُہ دھو نہیں سکتا
مرے دل کی جو کیفیت ہے وُہ کس کس کو بتلاؤں
ہنسی تو کیا' اگر رونا پڑے تو رو نہیں سکتا

ابوالاقبال

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

قبولیتِ دعا کا طریق

خدا تعالیٰ نے اس سورۃ فاتحہ میں دعا کرنے کا ایک ایسا طریقہ حسنہ بتایا ہے جس سے خوب تر طریقہ پیدا ہونا ممکن نہیں اور جس میں وہ تمام امور جمع ہیں۔ جو دعا میں دلی جوش پیدا کرنے کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ قبولیت دعا کے لئے ضرور ہے کہ اس میں ایک جوش ہو کیونکہ جس دعا میں جوش نہ ہو وہ صرف لفظی بڑبڑ ہے۔ حقیقی دعا نہیں۔ مگر یہ بھی ظاہر ہے کہ دعا میں جوش پیدا ہونا ہر ایک وقت انسان کے اختیار میں نہیں۔ بلکہ انسان کے لئے اشد ضرورت ہے کہ دعا کرنے کے وقت جو امور دلی جوش کے محرک ہیں وہ اس کے خیال میں حاضر ہوں۔ اور یہ بات ہر ایک آدمی پر روشن ہے کہ دلی جوش پیدا کرنے والی صرف دو ہی چیزیں ہیں۔ ایک خدا کے کامل اور قادر اور جامع صفات کاملہ خیال کر کے اس کی رحمتوں اور کرموں کو ابتداء سے انتہا تک اپنے وجود اور بقاء کے لئے ضروری دیکھنا اور تمام فیوض کا مبداء اسی کو خیال کرنا۔ دوسرے اپنے تئیں اور اپنے تمام ہم جنسوں کو عاجز اور مفلس اور خدا کی مدد کا محتاج یقین کرنا۔ یہی دو امر ہیں جن سے دعاؤں میں جوش پیدا ہوگا۔ اور جوش دلانے کے لئے کامل ذریعہ ہے۔ غرض یہ کہ انسان کی دعا میں تب ہی جوش پیدا ہوتا ہے جب وہ اپنے تئیں سراسر ضعیف اور ناتوان اور مدد الٰہی کا محتاج دیکھتا ہے۔ اور خدا کی نسبت نہایت قوی اعتقاد سے یہ یقین رکھتا ہے کہ وہ نہایت درجہ کامل قدرت اور رب العالمین، الرحمٰن، رحیم اور مالک امر مجازات ہے۔ اور جو کچھ انسانی حاجتیں ہیں سب کو پورا کرنا اسی کے ہاتھ میں ہے۔ سورۃ فاتحہ کے ابتداء میں جو اللہ تعالیٰ کی نسبت بیان فرمایا گیا ہے کہ وہی ایک ذات ہے کہ جو تمام محامد کاملہ سے متصف اور تمام خوبیوں کی جامع ہے اور وہی ایک ذات ہے جو تمام عالموں کی رب اور تمام رحمتوں کا چشمہ اور سب کو ان کے عملوں کا بدلہ دینے والی ہے۔ پس ان صفات کے بیان کرنے سے اللہ تعالیٰ نے بخوبی ظاہر فرما دیا کہ سب قدرت اسی کے ہاتھ میں ہے اور ہر ایک فیض اس کی طرف سے ہے۔ اور اپنی اس قدر عظمت بیان کی کہ دنیا اور آخرت کے کاموں کا قاضی الحاجات اور ہر ایک چیز کا علت العلل اور ہر ایک فیض کا مبداء اپنی ذات کو ٹھہرایا۔ جس میں یہ بھی اشارہ فرما دیا ہے کہ اس کی ذات کے بغیر اور اس کی رحمت کے بدوں کسی زندہ کی زندگی اور آرام اور راحت ممکن نہیں۔ پھر بندے کو تذلل کی تعلیم دی۔ اور فرمایا کہ (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں) کے یہ معنے ہیں کہ اے مبداء تمام فیوض ہم تیری ہی پرستش کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ یعنی ہم عاجز ہیں۔ آپ سے کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ جب تک تیری توفیق اور تائید شامل حال نہ ہو۔ پس خدائے تعالیٰ نے دعا میں جوش دلانے کے لئے دو محرک بیان فرمائے ایک اپنی عظمت اور رحمت شاملہ۔ دوسرے بندوں کا عاجز اور ذلیل ہونا اور جاننا چاہئے کہ یہی دو محرک ہیں جن کا دعا کے وقت خیال میں لانا دعا کرنے والوں کے لئے نہایت ضروری ہے۔

○○○

یاد رفتگان

وِنگ کمانڈر (ر) پروفیسر حمید احمد بھٹی

محترم میجر ڈاکٹر شاہنواز خان صاحب

میرے والد محترم میجر ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب 1900ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت مولا بخش بھٹی آف سیالکوٹ کے بیٹے تھے۔ حضرت مولا بخش بھٹی حضرت بانی سلسلہ کے رفیق تھے۔ ابتدائی تعلیم سیالکوٹ میں حاصل کرنے کے بعد والد صاحب گورنمنٹ کالج لاہور میں داخل ہوئے۔ ایف ایس سی کرنے کے بعد آپ کو کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور میں داخلہ مل گیا بیسوی صدی کی دوسری دھائی میں کسی (-) کو ان دو اعلیٰ ترین کالجوں میں داخلہ مل جانا ایک بہت ہی مشکل امر سمجھا جاتا تھا۔ 1923ء میں M.B.B.S کی ڈگری آنرز کے اعزاز کے ساتھ حاصل کی۔ ان دنوں میں آنرز کا اعلیٰ اعزاز اس خوش قسمت طالب علم کو حاصل ہوتا تھا جو کسی مضمون میں 80% یا اس سے زیادہ نمبر حاصل کرتا تھا۔ ان وقتوں 80% نمبر حاصل کرنا ناممکنات میں شامل ہوتا تھا۔ والد صاحب نے خدا تعالیٰ کے فضل سے میڈیسن کے بہت ہی مشکل مضمون پیتھالوجی (Pathology) میں یہ اعزاز حاصل کیا۔ ہم سب بہن بھائی ابا جان سے پوچھا کرتے کہ آپ انگریزوں عیسائیوں اور ہندوؤں کے مقابلہ میں علمی میدان میں ان سب سے آگے کیسے نکل گئے تو ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل تھا جو کہ حضرت بانی سلسلہ کی برکت سے میرے حصہ میں آیا۔

1925ء میں والد ماجد نوکری کے سلسلہ میں مشرقی افریقہ تشریف لے گئے وہاں انہوں نے کینیا یوگنڈا اور ٹانگانیکا کے ممالک میں بطور ڈاکٹر کام کیا۔ سب سے لمبا عرصہ غالباً دس سال تک بین الاقوامی شہرت رکھنے والی ICI کمپنی میں کام کیا۔ بیس سال انگریزوں کے ساتھ غیر مسلم ماحول میں رہے لیکن امامت اور جماعت کے ساتھ بہت گہری وابستگی رکھتے تھے۔ اور امام جماعت کے ساتھ ہمیشہ خط و کتابت رکھتے تھے تاکہ برکات سے فیض یاب ہوتے رہیں۔

والد بزرگوار بہت ہی گہرا علمی شوق رکھتے تھے۔ فارغ وقت کو ہمیشہ مطالعہ میں صرف کرتے تھے۔ دینی اور جماعتی کتب کو باقاعدگی سے پڑھا کرتے تھے اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ بین الاقوامی معیار کی بلند پایہ کتب خرید کر پڑھا کرتے تھے۔ میڈیکل کے مضامین کے علاوہ فلسفہ، نفسیات، تفسیر، حدیث، سیرت، فقہ، تاریخ اور کائنات (Cosmology) کے علوم پر بہت دسترس رکھتے تھے۔ اسلام اصولوں کی میڈیکل فلاسفی اور میڈیکل نفسیات کا بہت گہرا مطالعہ کیا کرتے تھے۔

والد صاحب احمدیت کی برتری اور عظمت کے لئے ہر لحہ علمی جہاد کے لئے تیار رہتے تھے۔ اس مشن کو پورا کرنے کے لئے آپ نے تقریباً چالیس سال تک باقاعدگی سے الفضل اور جماعت کے دوسرے جرائد و رسائل میں بہت اعلیٰ پایہ کے علمی اور تحقیقی مضامین لکھے۔ انہوں نے ریسرچ کی Findings کو ثابت کرنے کے لئے ایک بہت ہی خوب صورت اور سنہری اصول اپنایا ہوا تھا جو مجھے اکثر ذہن نشین کرایا کرتے تھے ان کا کہنا تھا کہ دنیا میں کوئی بھی ریسرچ یا ایجاد اگر دین کے اصولوں کے مطابق ہو تو وہ صحیح ہوگی اور مان لینی چاہئے اور اگر مخالف ہو تو اس کو رد کر دینا چاہئے۔ میں نے اپنے 33 سالہ عرصہ جو کہ تدریس اور تحقیق سے منسلک رہا اس میں اس سنہری اصول کو آزمایا ہے۔ اور ہمیشہ صحیح پایا ہے۔

والد صاحب اکثر بڑی خوشی اور فخر سے ہم سب بہن بھائیوں کو بتایا کرتے تھے کہ انہوں نے سات یا آٹھ سال کی عمر میں حضرت بانی سلسلہ کا دیدار کیا تھا۔ امامت سے بہت عقیدت رکھتے تھے۔ خاندان حضرت بانی سلسلہ سے بھی عقیدت کا نمایاں اظہار کیا کرتے تھے۔ جماعت کے بزرگوں سے باقاعدگی سے ملنے جاتے تھے اور مجھے بھی ان سے متعارف کرواتے تھے تاکہ میرے دل میں بھی ان کے لئے عقیدت بڑھ جائے۔ احمدیت کی خاطر بہت غیرت مند اور دلیر تھے۔ جن دنوں انگریزوں کا کلچر ہندوستان میں پورے زوروں پر تھا ان دنوں میں بھی والد صاحب اپنے حاکم افسران سے خائف نہ ہوتے تھے۔ ایک دفعہ والد صاحب نے نوکری کے لئے انٹرویو دیا تو ان سے پوچھا کہ آپ نے داڑھی رکھی ہوئی ہے اور یہ نوکری میں روک بنے گی۔ آپ نے فرمایا کہ میں اپنی نوکری کو رد کر سکتا ہوں لیکن داڑھی جو کہ میرے دین کی پہچان ہے اس سے میں بے وفائی نہیں کر سکتا۔ تقسیم ہند کے فوراً بعد جب کہ فوجوں میں انگریزوں کا بہت اثر رسوخ ہوا کرتا تھا اور بڑے بڑے ہندوستانی اور پاکستانی افسران سے مرعوب ہو جایا کرتے تھے اس وقت والد صاحب نے داڑھی کی مخالفت کے باوجود پاکستان نیوی میں کمیشن حاصل کیا اور مخالفت کے باوجود خدا تعالیٰ کے فضل سے میجر کے رینک تک پہنچے۔ جمعہ کے موقع پر اور جماعت کی تقریبات جلسوں اور مجالس میں جوانی سے ہی پگڑی پہن کر شرکت کرتے تھے کالج کے زمانہ سے لے کر وفات تک انگریزوں کے ساتھ ایک بہت لمبا عرصہ گزارا لیکن ان سے کبھی مرعوب نہ ہوئے۔

والد صاحب جماعت کی تمام تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ موصی تھے اور اپنی تنخواہ کا ایک وافر حصہ چندہ کے طور پر نکال دیتے تھے۔ گھر کو چلانے کے لئے تنگی ہو جایا کرتی تھی۔ ہم بہن بھائی اگر اپنی نادانی اور کم فہمی سے کبھی کبھار والدہ ماجدہ سے کہا کرتے کہ ابا جی کو تمام ضروریات پورا کرنے کے بعد چندے نکالنے چاہئیں تو والدہ محترمہ پورے وثوق سے کہا کرتی تھیں کہ ضرورتیں پوری ہوتی جا رہی ہیں اور خدا تعالیٰ مستقبل میں مزید بے بہا فضلوں سے نوازے گا۔ ہمیں بچپن میں اس گہرے روحانی فلسفہ کی سمجھ نہ آتی تھی اور خاموش ہو جایا کرتے تھے۔ جب سب بھائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھے عہدوں پر فائز ہو گئے تو میں نے بچپن والا سوال پھر دہرایا۔ والد صاحب نے جواب دیا کہ چندہ کی بدولت جو ہزاروں غیر مادی نعماء آپ لوگوں کے حصے آئی ہیں ان کو تو ایک طرف کر دو اور پھر صرف مادی فضلوں کو گننا شروع کر دو تو تم دیکھو گے کہ چند ہی سالوں میں سب بچوں کی تنخواہوں کا مجموعہ میرے دیئے گئے تمام چندوں سے زیادہ ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد تقریباً چالیس سال تک ہر بیٹا میرے ہی چندوں کے بونس (Bonus) سے مزید فیض یاب ہوتا رہے گا اور آنے والی نسلیں بھی چندوں کی برکات سے ایک وافر حصہ پائیں گی۔

والد صاحب مشرقی افریقہ میں تقریباً 20 سال ملازمت کرنے کے بعد دوسری جنگ عظیم کے آخری سالوں میں واپس قادیان تشریف لے آئے۔ اتحادیوں کی طرف سے جاپان میں جا کر جنگ میں بھی حصہ لیا۔ بٹوارے کے بعد پاکستان نیوی میں ملازمت اختیار کر لی اور بعد میں پاکستان آرمی سے 1955ء میں میجر کے رینک سے ریٹائر ہوئے۔ تقسیم ہند کے بعد کم از کم ایک دہائی تک مسلح افواج میں پاکستانی افسران انگریزوں کی لمبی حکمرانی کی وجہ سے کافی حد تک مغرب پرست اور مغرب زدہ ہو چکے تھے۔ والد صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کی برکت سے فوج میں بھی دین کے علمبردار رہے اور احمدیت کے سفیر کی حیثیت سے کردار ادا کرتے رہے فوج کے مغربی تمدن سے دور رہتے تھے والدہ ماجدہ تو بچپن سے ہی احمدیت کی پرستار اور شیدائی تھیں اس لئے والد صاحب کو فوجی نوکری کے دوران کسی مشکل کا سامنا نہ کرنا پڑا۔

1960ء کے شروع میں والد صاحب نے عارضی وقف کی سکیم کے تحت سیرالیون میں میڈیکل مشنری کے طور پر جماعت کی طرف سے خدمات انجام دیں۔ کچھ سال خدمت کرنے کے بعد وقف سے فارغ ہو کر انگلینڈ میں رہائش اختیار کر لی۔ والد صاحب بہت دعا گو اور عابد شخص تھے اور اکثر سچی خوابیں دیکھا کرتے تھے۔ خوابوں کی تعبیر والدہ محترمہ اور بچوں کو سنا دیا کرتے تھے۔ اسی قسم کی ایک خواب جو کہ خاکسار سے تعلق رکھتی ہے کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا

باقی صفحہ [illegible]

ایک اچھی بات

[illegible] سے اسباب ضروری ہیں لیکن [illegible] اسباب بھی [illegible] چاہئے۔

مرتبہ- مولانا عبدالباسط شاہد

حضرت مولوی محمد دین صاحب

(ایک مثالی داعی الی اللہ)

دبلا پتلا جسم لمبا قد سر پر بھورے رنگ کی ڈھیلی ڈھالی کھال کی ٹوپی۔ آنکھوں پر پرانی طرز کا گول شیشوں کا چشمہ۔ سفید لمبی ہلکی ہلکی داڑھی۔ سفید رنگ کا بہت سادہ کرتہ پاجامہ اور ایک کوٹ جو کبھی ہلکے رنگ کا ہو گا مگر کثرت استعمال سے سفید ہو چکا تھا۔ پاؤں میں سادہ فلیٹ بوٹ بلکہ کبھی کبھی اس تکلف سے بھی آزاد سادہ سی ربڑ کی چپل پہنے دفتر کے برآمدے میں کوئی انگریزی اخبار پڑھتے ہوئے۔ ہر گزرنے والے کو سلام اور اگر کوئی اس بزرگ کی توجہ میں مخل ہونے سے بچنے کے لئے چپکے سے گزر جانا چاہے تو اسے روک کر سلام دعا کے علاوہ کوئی پر لطف پر مزاح فقرہ چست کر دینا۔ ان کی ہیئت کذائی کو دیکھتے ہوئے ان کے ہاتھ میں انگریزی اخبار اجنبی سا لگتا تھا اور دیکھنے والا یہی خیال کرتا تھا کہ اس شخص کو تو ڈھنگ سے اردو بھی پڑھنا شاید نہ آتا ہو انگریزی اخبار کا اس سے کیا تعلق؟

ہمارے یہ انتہائی سادہ بزرگ عالم باعمل داعی الی اللہ نئی دنیا میں دعوت الی اللہ کی سعادت حاصل کرنے والے۔ انگریزی زبان کے ماہر امریکہ سے شائع ہونے والے سن رائز کے ایڈیٹر قادیان سے شائع ہونے والے بلند پایہ علمی رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹر ہائی سکولوں کے ہیڈ ماسٹر قریباً اسی سال سے زیادہ جماعت کی شاندار خدمات سرانجام دینے والے حضرت بانی سلسلہ کے رفیق اور اولین واقفین زندگی میں شامل حضرت مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم اور صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ تھے۔ آپ کو دیکھنے والا آپ کی غیر معمولی سادگی اور نیکی سے بہت متاثر ہوتا۔ آپ سے باتیں کر کے آپ کے تبحر علمی سے مبہوت ہو جاتا اور آپ کی باغ و بہار شخصیت کی وجہ سے ایک دفعہ ملنے کے بعد بار بار ملنے کے مواقع کی تلاش میں رہتا۔

حضرت امام جماعت الثانی نے آپ کی خدمات کو جماعت پر "احسان" قرار دیا (رپورٹ مجلس 1952ء) حضرت امام جماعت الثالث جو تعلیم کے میدان سے خصوصی دلچسپی کی وجہ سے حضرت مولوی صاحب کے غیر معمولی قدر دان تھے انہوں نے امام منتخب ہونے کے بعد صدر صدر انجمن احمدیہ کے بلند منصب پر (جس پر آپ منصب امامت پر متمکن ہونے سے قبل فائز تھے) حضرت مولوی صاحب کو نامزد فرمایا۔ حضرت مولوی صاحب کی وفات پر اخبار الفضل نے لکھا:۔

"احباب جماعت کو نہایت دکھ اور افسوس سے یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کے صحبت یافتہ واقفین زندگی کے ابتدائی گروپ کے رکن۔ نہایت مخلص اور قدیمی خادم سلسلہ اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے صدر حضرت مولوی محمد دین صاحب بی اے بتاریخ 7 مارچ 1983ء بروز پیر وفات پا گئے۔ (.... آپ) کی عمر ایک سو دو سال کے لگ بھگ تھی۔

حضرت مولوی محمد دین صاحب کا جنازہ ان کی رہائش گاہ واقع دار الرحمت وسطی ربوہ سے مورخہ 8۔ مارچ کو شام پونے چار بجے اٹھایا گیا.... پانچ بجے بعد از عصر حضرت امام جماعت الرابع نے تشریف لا کر جنازہ پڑھایا۔ جنازہ میں اہل ربوہ نے ہزاروں کی تعداد میں شرکت کی۔ اس کے علاوہ سرگودھا، فیصل آباد اور لاہور سے بھی بعض احباب جنازہ میں شمولیت کے لئے آئے ہوئے تھے۔

جنازہ پڑھانے کے بعد حضرت (امام جماعت احمدیہ الرابع) دیگر بے شمار احباب کے ہمراہ تابوت لیجانے والی ٹرالی کو کھینچتے ہوئے قبر تک لے گئے .... قبر تیار ہونے کے بعد (حضرت صاحب نے) دعا کروائی۔ جنازہ کے سارے انتظامات مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے رضاکار خدام نے نہایت احسن طریق سے انجام دیئے"

حضرت مولوی محمد دین صاحب ان خوش قسمت اور پاکیزہ افراد میں شامل تھے جن کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بابرکت صحبت نصیب ہوئی اور زندگی کے آخری لمحے تک آپ نہایت اعلیٰ مناصب پر خدمت دین بجا لاتے رہے۔ وفات کے وقت آپ جماعت میں انتظامی ذمہ داری کے اعلیٰ ترین عہدے صدر صدر انجمن احمدیہ پر متمکن تھے۔ اس دور میں جبکہ حضرت بانی سلسلہ کے صحبت یافتہ بزرگ خال خال ہی رہ گئے ہیں ان کا وجود جماعت میں برکت کا موجب تھا۔ حضرت مولوی صاحب کو 1907ء سے لے کر 1983ء تادم آخر یعنی 76 سال تک دین کی بھرپور خدمت کی توفیق ملی۔ یہ عرصہ اپنی طوالت کے لحاظ سے خدمت دین کا ایک ریکارڈ ہے۔

حضرت مولوی محمد دین صاحب 4 دسمبر 1881ء کو پیدا ہوئے (تاریخ احمدیت جلد سوم ص 206) آپ کا وطن مالوف لاہور تھا۔ آپ کو 1901ء میں حضرت بانی سلسلہ کی بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ شروع 1903ء میں نقل مکانی کر کے مستقل طور پر قادیان آ گئے۔ ستمبر 1907ء میں جب حضرت بانی سلسلہ نے احباب جماعت کو خدمت دین کے لئے زندگی وقف کرنے کی تحریک کی تو جن تیرہ بزرگوں نے اس تحریک پر لبیک کہا ان میں ایک آپ بھی تھے۔ تاریخ احمدیت میں آپ کا نام اولین واقفین کی فہرست میں قیامت تک کے لئے محفوظ ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے حضرت مولوی محمد دین صاحب کی درخواست پر اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا "نتیجہ کے بعد اس خدمت پر لگ جائیں"

اس وقت مولوی صاحب علی گڑھ کالج میں بی اے کے طالب علم تھے۔ واقفین کی فہرست میں حضرت مولوی صاحب کا نام ساتویں نمبر پر ہے
(تاریخ احمدیت جلد سوم ص 504)

حضرت مولوی صاحب 1914ء سے 1921ء تک تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں ہیڈ ماسٹر رہے جنوری 1923ء سے دسمبر 1925ء تک امریکہ میں خدمت دین کے فرائض سرانجام دیئے۔ آپ نے امریکہ جا کر حضرت مفتی محمد صادق صاحب سے چارج لیا۔ ان کے عہد میں امریکہ کے مشن کو اللہ تعالیٰ نے بہت وسعت دی اور آپ کے ذریعہ سے کئی امریکن احمدی ہوئے۔ اس کے بعد آپ طویل عرصہ دوبارہ ہیڈ ماسٹر کی حیثیت سے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں خدمات بجالاتے رہے 1942ء سے 1947ء تک آپ گرلز ہائی سکول قادیان کے ہیڈ ماسٹر رہے۔ قیام پاکستان کے بعد حضرت مولوی صاحب کو ایک لمبے عرصہ تک ناظر تعلیم کے طور پر خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ انگریزی اور اردو دو زبانوں میں شائع ہونے والے بلند پایہ رسالے ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹر کے فرائض سرانجام دینا بھی آپ کی خدمات جلیلہ کی لمبی فہرست میں شامل ہے۔

1965ء میں جب حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت الثالث امامت کے منصب پر فائز ہوئے تو حضرت مولوی صاحب کو صدر، صدر انجمن احمدیہ کے طور پر جماعت کی انتہائی اعلیٰ خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ یہ عہدہ جماعت احمدیہ میں ذمہ داری اور مرتبہ کے لحاظ سے انتہائی وقیع اور بلند سمجھا جاتا ہے۔ آپ اپنی وفات تک اسی عہدہ پر فائز تھے۔
(الفضل 9 مارچ 1983ء)

حضرت مولوی صاحب کے متعلق ان کے ایک ہم عصر استاد مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب جمونی نے جو انہیں اپنے باپ کی طرح سمجھتے تھے اور جو بعد میں خود بھی تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر رہے ایک مضمون میں لکھا:۔

انگریزی زبان کا ایک مقولہ ہے

Simple living and high thinking

حضرت مولوی صاحب تمام عمر اس پر عامل رہے۔ لباس نہایت سادہ رہا۔ اپنی ذات پر بے ضرورت خرچ کرنے سے گریز کرتے اور انتہائی کفایت شعاری کو اپنا معمول بنائے رکھا اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ابتدا میں بے بضاعتی اور تنگی دیکھ چکے تھے۔ دس روپے پر ملازم ہوئے اور سلسلہ سے وابستہ رہنے کے اس وسیلہ کو فضل الٰہی گردانا۔ پیسے کی قدر تھی اور اس کا صحیح اور جائز مصرف کرتے تھے۔ باوجود بعد میں فراخی آ جانے کے ان کی عادات سادہ اور بے تکلف ہی رہیں اور نسبتاً خوشحال ہو جانے پر بھی اس درویش صفت انسان نے تکلف اور تصنع کو پاس نہ پھٹکنے دیا۔ زندگی برائے زیستن کے اصل پر قائم رہے۔ کھانے پینے اور پہننے پہنانے کے لئے زندہ نہ رہے اور محض زندہ رہنے کے لئے جن چیزوں کی ضرورت تھی انہی کو استعمال کیا۔ لیکن باوجود اس کے کہ اپنی ذات پر بہت کم خرچ کرتے تھے اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے غریبوں کا حصہ برابر نکالتے رہے۔ نادار اور بے کس وجودوں کا سہارا بنے رہے۔ عزت وقار دوسروں کی نگاہ میں عزت کا مقام ذاتی خواہش اور تگ و دو۔ تصنع اور تکلف سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل اعلیٰ کردار اور دوسروں سے ہمدردی اور خیر خواہی کرنے سے ملتا ہے۔ حضرت مولوی صاحب کے اخلاق و کردار کی مضبوطی کی ایک دنیا گواہ ہے۔

جماعت کے ایک بہت بڑے طبقہ کے ممدوح تھے۔ جس کسی کو وہ جانتے تھے (اور ان کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا) اور اس میں کوئی ایسا نقص پایا جو توجہ دلانے سے دور ہو سکتا۔ بالخصوص تعلیم و تعلم کے ضمن میں۔ حضرت مولوی صاحب اس کی نشاندہی فرماتے اور یہ تنقیدی اقدام تعلیم و تربیت کے اعتبار سے نہایت مفید ہوتا۔ جماعت کے سینکڑوں نوجوان ادھیڑ عمر بلکہ اب بوڑھے بھی حضرت مولوی صاحب کے فیض رسانی کے اس جذبہ کی قدر کرتے ہیں۔ ہم میں سے بہتوں کی غلطیاں الفاظ کی، حضرت مولوی صاحب کے توجہ دلانے سے ہی دور ہوئیں۔ حضرت مولوی صاحب میں یہ صفت نمایاں تھی کہ جونہی لفظ کا غلط استعمال یا علمی غلطی ان کے نوٹس میں آتی علم کا یہ بلند مینار اپنے علم سے متعلقہ شخص کو بہرہ ور کرنے میں کوتاہی نہ کرتا۔ مربیان اور نوجوان کارکنوں کو صحیح معنوں میں عالم بنانے میں اس عالم بے بدل کا خاص حصہ ہے ان کی ہر وقت یہ خواہش ہوتی کہ جماعت کے نمائندے علم میں بے مثل اور مکمل ہوں۔ اخلاقی جرات کے مالک تھے۔ نڈر اور صاف گو۔ لومۃ لائم سے بے خوف ہو کر حق کو حق اور باطل کو باطل کہتے۔

سکول کو مستقل بنیادوں پر کھڑا کرنے والے حضرت مولوی محمد دین صاحب ہی تھے ان کے تمام کارناموں میں سے ان کا یہ ایک کارنامہ ہی سنہری حروف میں لکھنے کے قابل ہے کہ انہوں نے جماعت کے نونہالوں کو صحیح لائنوں پر ڈال کر انہیں جماعت احمدیہ کا مفید اور کار آمد وجود بنا لیا۔ ان کی یہ خدمت رہتی دنیا تک جماعت احمدیہ میں یاد رہے گی۔ اس زمانہ کے طلباہی تھے جو حضرت مولوی صاحب کی تربیت اور اثر سے بعد میں جماعت احمدیہ کے علمی ستون بنے.... ان کی یادداشت بلا کی تھی اور حافظہ غضب کا تھا۔ حضرت مولوی صاحب کے علم و وقار۔ سادگی اور صاف گوئی نے ان کے طلباء کو ان کے لئے انتہائی ادب و احترام کا مورد بنائے رکھا اور ان کے دل میں حقیقی محبت و عزت پیدا کی۔

طالب علم مہد سے لحد تک۔ باوجود علمی لحاظ سے اعلیٰ مقام پر فائز ہونے کے حضرت مولوی صاحب میں ایک خاص قابل تقلید بلکہ منفرد صفت یہ تھی کہ انہوں نے کبھی یہ نہ سمجھا کہ اب ان کا علم مکمل ہو چکا ہے اور انہیں مزید مطالعہ کی ضرورت نہیں رہی۔ انگریزی زبان کے بہت بڑے عالم تھے۔ حضرت چوہدری محمد

ظفراللہ خان صاحب کو جب حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے (-) صغیر کا انگریزی میں ترجمہ کرنے کا ارشاد فرمایا تو آپ نے حضرت صاحب سے اپنے ساتھ دو اور انگریزی دانوں کو لگائے جانے کی درخواست کی یہ دو بزرگ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے اور حضرت مولوی محمد دین صاحب تھے۔

حضرت مولوی صاحب نہایت عمدہ بامحاورہ اور ٹھوس انگریزی لکھتے تھے عرصہ تک ریویو آف ریلیجنز اور سن رائز کے ایڈیٹر بھی رہے۔ حضرت صاحب کی جو کتب یا مضامین اس زمانہ میں انگریزی میں شائع ہوئیں ان کے ترجمہ کے بورڈ میں شامل ہوئے۔ انگریزی میں ایک اتھارٹی سمجھے جاتے تھے لیکن حضرت مولوی صاحب نے ڈکشنری کا استعمال کبھی بھی ترک نہ کیا۔ جب کبھی کسی لفظ کے معانی یا تلفظ کے بارے میں شک پیدا ہوتا فوراً ڈکشنری دیکھتے اور دوسروں کو بھی ڈکشنری کے استعمال کرنے کی تاکید کرتے۔ صحیح تلفظ اور صحیح استعمال پر ہمیشہ زور دیتے۔ انگریزی کے علاوہ اردو کے الفاظ کے معاملہ میں بھی یہی طریق تھا۔ ان کا دربار علمی تھا اور ان کا فیض عام۔ انہوں نے جماعت کو جیسا پایا۔ علمی و تعلیمی لحاظ سے اپنی کاوش اور خدمت کے جذبہ سے اسے آگے بڑھا دیا.... حضرت بانی سلسلہ سے صحبت یافتہ سلسلہ کی اقدار کے محافظ اور پاسبان ان کی عزت و توقیر ان کی خدمت اور انکساری کا ثمرہ تھی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے اور ان کے درجات بلند کرے۔ آمین

(الفضل 17۔ مارچ 1983ء)

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مولوی صاحب کی مندرجہ ذیل یادگار تحریر بھی اس جگہ درج کی جائے۔ اس میں حضرت بانی سلسلہ کی سیرت کے بعض حسین پہلو اور حضرت مولوی صاحب کی فدائیت وانکسار کی بہت پیاری جھلک پائی جاتی ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔

1901ء میں سخت بیمار ہو گیا۔ قریباً ایک سال سے زائد عرصہ تک مجھے ڈاکٹروں اور حکیموں کا علاج کرانا پڑا لیکن مجھے کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ ان دنوں میں حضرت بانی سلسلہ کی کتب کا مطالعہ کر رہا تھا۔ مجھے میرے مکرم و معظم و محسن بزرگ منشی تاج الدین صاحب پنشنر اکاؤنٹنٹ نے قادیان آنے کا مشورہ دیا۔ مجھے سٹیشن پر آکر گاڑی میں خود سوار کر کے گئے۔ میں قادیان پہنچا اور پہلے پہل میں نے حضرت بانی سلسلہ کو جمعہ کی عبادت پڑھ کر (بیت الذکر) سے نکلتے ہوئے دیکھا۔ میری طبیعت نے یہ فیصلہ کر لیا کہ یہ منہ تو جھوٹے کا نہیں ہو سکتا۔ بعد میں حضرت مولوی نور الدین صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی بیماری کا حال سنایا۔ آپ نے میرا ناسور دیکھ کر حیرانگی کا اظہار کیا اور کہا کہ اس کا رخ دل کی طرف ہو گیا ہے۔ مجھے فرمایا کہ اس کے لئے دوا کی نسبت دعا کی ضرورت زیادہ ہے۔ مجھے بتلایا کہ بیت مبارک میں ایک خاص جگہ بیٹھنا میں خود تمہیں حضرت بانی سلسلہ سے ملاؤں گا اور تمہارے متعلق دعا کے لئے عرض کروں گا۔ میں اس دریچہ کے پاس بیٹھ گیا جہاں سے حضرت (بانی سلسلہ بیت الذکر میں عبادت) کے لئے تشریف لایا کرتے تھے۔ حضرت مولوی صاحب بڑھے اور مجھے پیش حضرت صاحب کے سامنے کر دیا۔ میرے مرض کے متعلق صرف اتنا کہا کہ خطرناک ہے۔ میں نے دیکھا کہ حضرت بانی سلسلہ کا چہرہ ہمدردی سے بھرا ہوا تھا۔ مجھ سے آپ نے دریافت کیا کہ "یہ تکلیف آپ کو کب سے ہے" میں تیرہ ماہ سے اس دکھ میں مبتلا تھا۔ لوگ آرام کی نیند سویا کرتے تھے لیکن مجھے درد چین نہیں لینے دیتی تھی اس لئے میں اپنے مکان کے بالا خانہ پر ٹہلا کرتا تھا اور میرے اردگرد سونے والے خواب راحت میں پڑے ہوتے تھے۔ میں نے مہینوں راتیں رو کر اور ٹہل کر کاٹی ہوئی تھیں۔ حضرت صاحب کے ان ہمدردانہ و محبت آمیز کلمات نے چشم پر آب کر دیا۔ شکل تو دیکھ چکا تھا اتنے بڑے انسان کا مجھ ناچیز کو "آپ" کے لفظ محبت آمیز و کمال ہمدردانہ لہجہ میں مخاطب کرنا ایک بجلی کا اثر رکھتا تھا۔ میں اپنی بساط کو جانتا تھا۔ میری حالت یہ تھی کہ محض ایک لڑکا میلے اور پرانے وضع کے کپڑے چھوٹے درجہ چھوٹی قوم کا آدمی میرے منہ سے لفظ نہ نکلا۔ سوائے اس کے کہ آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت صاحب نے یہ دیکھ کر سوال نہ دھرایا۔ مجھے کہا کہ "میں تمہارے لئے دعا کروں گا۔ فکر مت کرو (اللہ نے چاہا تو) اچھے ہو جاؤ گے" مجھے اس وقت اطمینان ہو گیا کہ اب اچھا ہو جاؤں گا۔ پھر میں حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں آیا تو صرف آپ نے ذرہ بھر خوراک جدوار کی میرے لئے تجویز فرمائی اور اتنی مقدار مجھے کہا کہ پتھر پر گھس کر اس ناسور پر لگا دیا کروں۔ تھوڑے ہی عرصہ میں مجھے افاقہ ہو گیا اور ایک مہینہ میں میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھا ہو گیا۔ یہ پہلا واقعہ ہے کہ مجھے حضرت سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ اور میری خوش قسمتی مجھے بیمار کر کے قادیان لے آئی چنانچہ میں نے وطن کو خیرباد کہہ کر قادیان کی رہائش اختیار کر لی۔ اس کے بعد میری شامت اعمال مجھ پر سوار ہوئی۔ حضرت صاحب نے لکھا کہ جو شخص سچے دل اور پورے اخلاص کے ساتھ تقویٰ کی راہ پر قدم مارتا ہے اور آپ کا سچا مرید ہے۔ اس کو طاعون نہ چھوئے گی لیکن میں ہی نابکار نکلا جو احمدیوں میں سے طاعون میں مبتلا ہوا۔ حالانکہ ہندوؤں اور غیر احمدیوں میں سے پچیس پچیس آدمی بھی روز مرتے لیکن باوجود اس امر کے کہ میرا وجود بدنام کنندہ نکونامے چند تھا تاہم حضرت صاحب کی خدمت میں مولوی عبد الکریم صاحب نے عرض کیا کہ اس کا باپ بھی اس کو لینے آیا تھا لیکن اس نے قادیان چھوڑنا پسند نہیں کیا۔ حضرت صاحب نے باوجود اس سے سخت کمزوری کے میرے لئے دعا کی اور دوا بھی خود ہی تجویز فرمائی چنانچہ مجھے معلوم ہوا کہ حضرت صاحب خود کمال مہربانی سے اپنے ہاتھوں روزانہ دوائی تیار کر کے بھیجتے اور دو تین وقت روزانہ میری خبر منگواتے۔ یہ کمال شفقت ایک گمنام شخص کے لئے جو نہ دنیوی اور نہ دینی لیاقت رکھتا نہ کوئی دینی یا دنیوی وجاہت ایک ادنیٰ اور ذلیل خادموں میں سے تھا۔ میرا ایمان ہے کہ میں آپ کی دعاؤں سے ہی بچ گیا ورنہ جن دنوں میں بیمار ہوا اس وقت طاعونی مادہ ایسا زہریلا تھا کہ شاذ ہی لوگ بچتے تھے۔ میرے لئے یہ اخلاق کریمانہ قولی اور فعلی ایسے تھے کہ نقش ثانی۔ مجھے یہ محبت و شفقت اپنے گھر میں ڈھونڈنے سے بھی نہ ملی تھی۔ اس لئے میں تو گرویدہ حسن و احسان ہو گیا۔ اب میری یہی دعا ہے کہ میرا انجام بخیر ہو جائے۔

(الحکم 28 دسمبر 1919ء)

یقیناً خوش قسمت اور قابل رشک ہے وہ انسان جس نے حضرت بانی سلسلہ کی خدمت میں دین کی خدمت کے لئے وقف کا عہد کیا اور خدمات کی توفیق پائی امامت اولیٰ اور امامت ثانیہ اور امامت ثالثہ میں شاندار خدمات کی سعادت حاصل کی۔ امامت رابعہ کا زمانہ اس حال میں پایا کہ خدمات کا سلسلہ برابر جاری تھا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے حضرت مولوی صاحب کی وفات پر ان کی شاندار خدمات کا بہت اچھے رنگ میں ذکر کرتے ہوئے یہ تاریخی الفاظ ارشاد فرمائے:۔

"اب آخر پر میں ایک ایسے داعی الی اللہ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو تین روز قبل ہم سے جدا ہوئے یعنی حضرت مولوی محمد دین صاحب۔ حضرت (بانی سلسلہ) نے 1907ء میں پہلی مرتبہ وقف زندگی کی تحریک فرمائی یعنی لوگوں کو اس طرف بلایا کہ اپنا سب کچھ خدا کے حضور پیش کر دیں اور دین کی نصرت کے لئے حاضر ہو جائیں چنانچہ وہ تیرہ خوش نصیب جنہوں نے اس پہلی آواز پر لبیک کہا تھا ان میں ایک حضرت مولوی محمد دین صاحب بھی تھے۔ انہوں نے بڑی وفا کے ساتھ اس عہد کو نبھایا۔ 1923ء میں آپ کو دعوت الی اللہ کے لئے امریکہ بھجوایا گیا جہاں آپ 1925ء تک بڑی کامیابی کے ساتھ (دینی) فرائض سر انجام دیتے اور دعوت الی اللہ کا حق ادا کرتے رہے لیکن ان دو تین سالوں کا کیا ذکر آپ تمام عمر ایک نہایت ہی پاک نفس درویش صفت انسان کے طور پر زندہ رہے۔ کوئی انانیت نہیں تھی۔ کوئی تکبر نہیں تھا۔ ایسا بچھا ہوا وجود تھا جو خدا کی راہوں میں بچھ کر چلتا ہے۔ ذکر الٰہی سے ہمیشہ آپ کی زبان تر رہتی تھی۔ آخری سانس تک آپ داعی الی اللہ بنے رہے۔ بظاہر بستر پر پڑا ہوا ایک ایسا وجود تھا جو دنیا کی نگاہوں میں ناکارہ ہو چکا تھا مگر جیسا کہ میں نے پہلے بھی بیان کیا تھا جب میں سپین سے واپس آیا اور حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں ملاقات کے لئے حاضر ہوا تو پہلی بات انہوں نے مجھے یہی کہی کہ میں سپین کے مشن کی کامیابی کے لئے اور آپ کے دورہ کی کامیابی کے لئے مسلسل دعائیں کرتا رہا ہوں۔ میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ آپ کی دعائیں مجھے پہنچتی رہی ہیں اور میں ان کو خدا تعالیٰ کی رحمت اور فضلوں کی صورت میں آسمان سے برستا ہوا دیکھا کرتا تھا اور کون جانتا ہے کہ کتنا بڑا حصہ حضرت مولوی صاحب کا تھا اس کامیابی میں جو اس سفر کو نصیب ہوئی۔

پس داعی الی اللہ تو وہ ہوتا ہے کہ جب ایک دفعہ عہد کرتا ہے تو پھر عمر بھر اس عہد کو کامل وفا کے ساتھ نباہتا بھی ہے اور آخری سانس تک داعی الی اللہ بنا رہتا ہے۔ پس ہمیں اس قسم کے داعی الی اللہ کی ضرورت ہے۔ ایک محمد دین اگر آج ہم سے جدا ہوتا ہے تو خدا کرے کہ لاکھوں کروڑوں محمد دین پیدا ہوں۔ کیونکہ آج دنیا کو ایک یا دو یا سو یا ہزار محمد دین سے کامیابی نصیب نہیں ہو سکتی۔ دنیا کے تقاضے بہت وسیع ہیں اور دنیا کی بیماریاں بہت گہری ہو چکی ہیں اس لئے خدا کی طرف بلانے والے اور خدا کے نام پر شفا بخشنے والے لاکھوں اور کروڑوں کی ضرورت ہے۔

خدا کرے کہ ہر احمدی مرد اور ہر احمدی عورت۔ ہر احمدی بچہ اور ہر احمدی بوڑھا اس قسم کا ایک پاکباز اور پاک نفس داعی الی اللہ بن جائے جس کی باتوں میں قوت قدسیہ ہو۔ جس کی آواز میں خدا تعالیٰ کی طرف سے صداقت اور حق کی شوکت عطا کی جائے۔ جس کی بات کا انکار کرنا دنیا کے بس میں نہ رہے۔ اس کے دم میں خدا شفا رکھے اور وہ روحانی بیماریوں کی شفا کا موجب بنے۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

(خطبہ 3/ 6/ 83 مطبوعہ الفضل 1983-6-5)

بقیہ صفحہ ۲

ہوں۔ ایک صبح والد صاحب میری والدہ ماجدہ کو میرے متعلق ایک بڑی نمایاں خواب سنا رہے تھے اور پھر مجھے بھی بلا لیا۔ فرمانے لگے کہ میں نے رات کو خواب میں دیکھا کہ حمید احمد میری سائیکل کے پیچھے بیٹھا ہوا ہے اور ہم دونوں کسی منزل کی طرف جا رہے ہیں۔ آپ نے تعبیر کر کے والدہ ماجدہ کو بتایا کہ یہ میرا بیٹا علمی لحاظ سے میرے نقش قدم پر چلے گا اور علم کے میدان میں نام پیدا کرے گا۔ یہ میرے سکول کا زمانہ تھا اور میں باقی بہن بھائیوں کے مقابلہ میں نمایاں طور پر کمزور طالب علم تھا اور شرارتی بھی تھا۔ خواب کا خاکسار پر صادق آنا ایک ناممکن امر تھا۔ والد صاحب مجھے اعلیٰ تعلیم دلانے کے لئے ہمیشہ کوشاں رہے تاکہ میرے اندر علمی اور ادبی شوق پیدا ہو جائے۔ جب میں گورنمنٹ کالج لاہور میں ایم۔اے (نفسیات) کر رہا تھا تو اس وقت والد صاحب نے لندن سے مجھے میرے نصاب کی کتب بھجوائیں۔ امتحان پاس کرنے کے بعد خاکسار 33 سالوں سے مسلسل تعلیم۔ تدریس اور تحقیق کے شعبہ جات سے منسلک رہا ہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد بھی علمی خدمت کا کماحقہ موقع مل رہا ہے۔

والد بزرگوار نے خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی فعال خوشحال اور لمبی عمر والی زندگی گزاری۔ ہمیشہ دعا کیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کسی کا محتاج نہ کرے۔ اکثر کہا کرتے تھے کہ اگر بڑھاپے میں غربت اور بیماری بھی شامل ہو جائے تو زندگی اجیرن ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے ان کو بڑھاپے کے تمام تکلیف دہ نتائج سے محفوظ رکھا اور اس نعمت کا اپنے بچوں سے شکر کے رنگ میں ذکر کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کی تمام اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ لندن سے پاکستان آتے ہوئے والد صاحب نے کراچی میں اپنے سب سے بڑے بیٹے مکرم محمود احمد بھٹی صاحب کے ہاں میں وفات پائی 1979ء میں وفات ہوئی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے 79 سال عمر پائی۔

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بھارتی میزائل

جب سے واشنگٹن پوسٹ میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ بھارت نے پاکستان کی سرحدوں پر میزائل نصب کردیئے ہیں۔ پاکستان اس تشویش کا اظہار کر رہا ہے کہ حالات مزید خراب ہونے کا خطرہ ہے۔ امریکہ نے بھی کہا ہے کہ اگر میزائل نصب کر دیئے گئے ہیں تو پاکستان بھارت کی آپس میں گفتگو کے بہتر نتائج پیدا ہونے کا امکان کم ہے۔ نیول وار کالج میں خطاب کرتے ہوئے چیف آف آرمی سٹاف نے کہا کہ ہم جواب دینے کے لئے پوری طرح تیار ہیں۔

جنرل جہانگیر کرامت نے قوم کو یقین دلایا کہ اگر بھارت کی طرف سے حملہ ہوا تو ہم منہ توڑ جواب دیں گے۔ میزائل نصب کیے جانے کی بھارت نے تردید کی ہے اور کہا ہے کہ پاک بھارت تعلقات خراب کرنے کے لئے ایسا کیا گیا ہے۔

OOO

افغانستان اور طالبان

پہلے تو یوں لگتا تھا کہ افغانستان میں طالبان بڑی آسانی سے آگے بڑھتے ہوئے۔ تمام علاقوں پر قابض ہو رہے ہیں لیکن حالات کچھ بدلتے دکھائی دیتے ہیں طالبان کے مخالفین نے کچھ کامیاب حملے کئے ہیں اور کچھ علاقے واپس بھی لے لئے ہیں بعض علاقوں میں جنگ جاری ہے۔ اور کبھی طالبان کا ہاتھ اوپر ہوتا ہے۔ اور کبھی ان کے مخالفوں کا طالبان نے کابل میں ایران کا سفارت خانہ بند کر دیا ہے۔ اور اس طرح ایران کو پوری طرح اپنا مخالف بنا لیا ہے۔ یہ بات طالبان کے لئے کسی طرح بھی مفید ثابت نہیں ہو سکتی۔

OOO

سیرالیون میں بغاوت

سیرالیون میں منتخب حکومت کو برطرف کرنے کے بعد جس فوجی ٹولے نے اقتدار سنبھالا ہے افریقہ کے اکثر ممالک اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ نائیجیریا نے تو سیرالیون پر حملہ بھی کر دیا ہے۔ بعض دیگر ممالک نے بھی کہا ہے۔ کہ وہ فوجی حملے میں حصہ لیں گے۔ نائیجیریا کے تین سو فوجوں کو سیرالیون کے فوجیوں نے حراست میں لے لیا تھا لیکن اب انہیں چھوڑ دیا گیا ہے سیرالیون کی فوجی حکومت کا کہنا ہے کہ انہوں نے ملک میں امن و امان کے قیام کے لئے ایسا کیا ہے۔

OOO

O

حضورِ یار میں دیوانہ وار جا نہ سکے
جنوں کو ضبط کے بندھن سے ہم چھڑا نہ سکے

گئے تھے ملنے انہیں، وہ ملے بھی تھے لیکن
جو بات ان کو سنانا تھی وہ سنا نہ سکے

ہر احتیاط ہو، لیکن یہ خار زارِ جہاں!
چلے سمٹ کے بھی، دامن مگر بچا نہ سکے

غلط ہے کہنا کہ ہم نے بھلا دیا اُن کو
بھلانا چاہا تھا ان کو مگر بھلا نہ سکے

شریک غم نے کیا دل کے راز کو رُسوا
چھپانا چاہا تھا اس کو مگر چھپا نہ سکے

ہمیں جو تم نے بُرا ہی کہا تو خوب ہُوا
ہمارے ذکر سے اپنی زباں بچا نہ سکے

اُبل کے آنکھ سے آخر ٹپک پڑا کیسے
وہ درد کیسا ہے جو دل میں بھی سما نہ سکے

وفا کے بدلے وفا مانگ سکتے تھے ناہیدؔ
ہم اپنی نظروں میں خود کو مگر گرا نہ سکے

عبدالمنان ناہیدؔ

حافظ عبدالحلیم - مربی سلسلہ

شجرِ احمدیت

شجر احمدیت کو جس کی جڑیں زمین میں اور شاخیں آسمان میں پیوست ہیں اپنی نیکی، تقویٰ خدا ترسی، بنی نوع انسان کی ہمدردی اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی روشن روایات کے تازہ بتازہ پھول اللہ تعالیٰ ہر روز ہر لحہ مختلف جگہوں اور علاقوں میں عطا کر رہا ہے اور یہ سلسلہ دن بدن وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ خدا ہر روز نئی سے نئی شان سے ظاہر ہو رہا ہے بعض واقعات انسانی زندگی میں اس قسم کے ہوتے ہیں جن کو باوجود کم مائیگی کے دل مجبور کرتا ہے کہ جو روحانی سرور اس واقعہ سے مجھے حاصل ہوا احباب جماعت کو بھی اس میں شامل کیا جائے اس غرض سے ایک نوجوان کے اخلاص اور فدائیت کا تذکرہ کرنے لگا ہوں۔

گزشتہ دنوں خاکسار فضل عمر ہسپتال علاج کی غرض سے گیا خدمات سرانجام دینے والے مخلص نوجوان سے خاکسار نے پوچھا کہ آپ کب سے اس شعبہ میں خدمت سرانجام دے رہے ہیں انہوں نے بتایا کہ فضل عمر ہسپتال میں 12 سال کے لگ بھگ ہو گئے ہیں۔ قبل ازیں خاکسار میو ہسپتال میں بنی نوع کی خدمت کی توفیق پاتا رہا ہے۔ پھر 1985ء میں مجھے فضل عمر ہسپتال والوں نے بلا لیا۔ چونکہ مرکز سلسلہ میں اور جماعت کی سرپرستی میں خدمت کا اعزاز بہت بڑی سعادت ہے۔ میں نے فوراً لبیک کہا۔ باتوں باتوں میں میں نے دریافت کیا کہ میو ہسپتال میں ڈیوٹی دیتے وقت تنخواہ کتنی تھی کہنے لگے 9000 روپے اور انہی دنوں جب فضل عمر میں سروس جوائن کی مجھے 1500 روپے گزارہ الاؤنس ملنے لگا۔ میرے والد صاحب کو خدا جزاء عطا فرمائے انہوں نے مجھے نہ صرف حوصلہ دیا بلکہ نصیحت کی کہ دین کی خدمت سے انسان کبھی بھی محتاج نہیں ہوتا۔ ضروریات خدا پوری کرتا ہے۔ بظاہر رقم بہت کم ہے مگر خدا پر بھروسہ رکھنا وہ تمہاری دستگیری فرمائے گا۔ چنانچہ ان کی بات سے مجھے حوصلہ ہوا اور خدا گواہ ہے میرے مالک نے میری ہمیشہ دستگیری فرمائی ہے ہر ضرورت وہی پوری فرماتا ہے خدا کا کتنا مجھ پر احسان ہے کہ اس نے مجھے استقامت عطا فرمائی اور دین کی خدمت کی توفیق بخشی۔

جب میں نے یہ واقعہ سنا تو مجھے مشہور کا سابلانکا والا واقعہ یاد آگیا۔ ایک نوجوان نے باپ کے حکم کی اطاعت میں جان کا نذرانہ پیش کر دیا تھا۔ خدا نے احمدیت کو ایسے والدین عطا کئے ہوئے ہیں جو اپنی اولادوں کو دین کی خاطر سب کچھ قربان کرنے کی نہ صرف تلقین کرتے ہیں بلکہ عملاً خود بھی ایسے نمونے دکھاتے ہیں بلاشبہ ایسے نیک نمونوں سے تاریخ احمدیت کے صفحات مزین ہیں۔

ایسی حیرت انگیز تبدیلی کے متعلق سوچتے ہوئے میرا ذہن اس بات کی طرف منتقل ہوا کہ یہ سب کچھ حضرت بانی سلسلہ کی قوت قدسیہ اور عملی نمونہ کی وجہ سے ہوا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خدا نے حضرت بانی سلسلہ کو ایسا ہمدرد دل عطا فرمایا تھا جو بنی نوع انسان کی ہمدردی کے لئے سب کچھ قربان کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتا تھا۔ وہ وجود جو اپنا کھانا بھی دوسرے حاجت مندوں کو دے کر چند چنوں پر گزارہ کر لیا کرتا تھا اور جس نے ایک دفعہ دین کی خاطر آنے والے مہمانوں کے لئے نہ صرف اپنا بستر دے دیا بلکہ اپنے بچے کا بستر بھی بھجوا دیا۔ بچے کو اپنے چوغے میں سلا دیا خود ٹھٹھرتی سخت سرد رات بغلوں میں ہاتھ دیئے گزار دی۔

ہمارے موجودہ امام الرابع فرماتے ہیں۔

میں ہفت افلاک کا پنچھی ہوں مرا نورِ نظر آکاشی ہے
تو اوندھے منہ گرنے والا اک بے مرشد چوپایہ ہے

معدوم اخلاق احمدیت کی برکت سے ہی ظاہر ہو رہے ہیں یہ آئمہ کے نمونوں اور قدموں کے طفیل ہے پچھلے دنوں ایڈیٹر صاحب الفضل نے اپنے اداریئے میں بڑا ہی ایمان افروز واقعہ بیان کیا تھا۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کو امامت جوبلی کے موقعہ پر جماعت نے نذرانے کے طور پر کچھ رقم دی آپ نے محترم عبدالسلام صاحب کی تعلیم کے لئے مختص کر دی۔ نیکیاں کس طرح حیرت انگیز طور پر پھلتی اور پھولتی ہیں۔ ڈاکٹر سلام صاحب کو بھی جو کچھ ملا انہوں نے اپنے آقا کے نمونہ کو اپناتے ہوئے بنی نوع کی بھلائی کے لئے ہمیشہ وقف رکھا۔

OOO

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر31153 میں روبینہ صفدر زوجہ ڈاکٹر صفدر محمود سعید قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو مسلم ٹاؤن شہرو ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 97-2-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 10 تولہ مالیتی-/55000 روپے اور حق مہر-/60000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/3750 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ روبینہ صفدر D-3/4 شیخ زید ہسپتال کالونی نیو مسلم ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر1 ڈاکٹر صفدر محمود سعید خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 امان اللہ خان وصیت نمبر 26581۔

مسل نمبر31154 میں ہارون الرشید ولد ماسٹر حمید احمد سنیاسی قوم باجوہ پیشہ ملازمت عمر44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کارکن دارالضیافت ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 97-2-2 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان نمبر 18/7 برقبہ 10 مرلہ واقع محلہ دارالیمن ربوہ اس وقت مجھے مبلغ-/2465 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ-/7200 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ہارون الرشید کارکن دارالضیافت ربوہ گواہ شد نمبر1 افتخار احمد شاہد مربی سلسلہ وصیت نمبر 22830 گواہ شد نمبر2 حفیظ احمد شوکت کارکن دارالضیافت وصیت نمبر 22387۔

مسل نمبر31155 میں سعدیہ محمود سید زوجہ سید محمود احمد قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 31/7 دارالرحمت غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 97-3-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم-/50000 روپے۔2۔ زیورات طلائی 24 قیراط وزنی 142 گرامز 300 ملی گرامز مالیتی-/68304 روپے۔3۔ زیورات طلائی 22 قیراط وزنی 105 گرامز 600 ملی گرامز مالیتی-/46464 روپے۔ 4۔ انگوٹھی ہیرے والی مالیتی-/7800 روپے۔5۔ طلائی کوکے 2 عدد مالیتی-/700 روپے۔ کل جائیداد مالیتی-/173268 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سعدیہ محمود سید 31/7 دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر1 بشیر احمد سیفی صدر محلہ دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر2 سید محمود احمد وصیت نمبر25395 خاوند موصیہ۔

مسل نمبر31156 میں حنیف احمد قمر ولد محمد امین صاحب قوم جٹ پیشہ ڈاکٹری عمر36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 9/4 دارالرحمت غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-12-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/7500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد حنیف احمد قمر صابح منزل 9/4 دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر1 ڈاکٹر سرور کریم وصیت نمبر23939 گواہ شد نمبر2 ڈاکٹر محمد ادریس وصیت نمبر23695۔

مسل نمبر 31157 میں بشریٰ بیگم صاحبہ زوجہ ظہور احمد بھٹی قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفتوح ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 97-2-25 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی 4 تولہ مالیتی-/20000 روپے۔ اور حق مہر-/3500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/-1500 روپے ماہوار بصورت خرچ خوراک پوشاک مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بشریٰ بیگم C-221 دارالفتوح ربوہ گواہ شد نمبر1 رشید احمد برادر موصیہ گواہ شد نمبر2 انور احمد مکان نمبر C/220 دارالفتوح ربوہ۔

مسل نمبر31158 میں ثمرہ نگہت ہاشمی بنت سید گلزار احمد طاہر ہاشمی قوم سید ہاشمی پیشہ تعلیم عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 14 صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-1-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/50 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ثمرہ نگہت ہاشمی کوارٹر نمبر14 صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر1 سید ولدار احمد ہاشمی تایا موصیہ گواہ شد نمبر2 سید گلزار احمد طاہر ہاشمی والد موصیہ۔

مسل نمبر31159 میں مبارکہ شریف بنت محمد شریف قوم آرائیں پیشہ تعلیم عمر16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 21/1 دارالفضل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 97-2-15 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی بالیاں وزنی 1/2 تولہ مالیتی-/2500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/30 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ مبارکہ شریف 21/1 دارالفضل ربوہ گواہ شد نمبر1 محمد شریف وصیت نمبر19725 والد موصیہ گواہ شد نمبر2 حمید احمد پھوپھی زاد بھائی موصیہ۔

مسل نمبر31160 میں طلعت منیر زوجہ منیر احمد طارق قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ساڑھے پینتیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ویسٹریج راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 94-11-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی 15 تولہ مالیتی-/55000 روپے۔ اور حق مہر بذمہ خاوند محترم-/15000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/1000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ طلعت منیر 306/1 گلی نمبر19 ویلی روڈ ویسٹریج راولپنڈی گواہ شد نمبر1 منیر احمد خالد وصیت نمبر6163 گواہ شد نمبر2 طارق منیر وصیت نمبر23842 خاوند موصیہ۔

مسل نمبر31161 میں مظفر احمد ولد بشیر احمد قوم جٹ ورک پیشہ ملازمت عمر51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیر زمان کالونی راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-11-5 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ زرعی زمین برقبہ 13 ایکڑ واقع قیام پور ورکاں ضلع گوجرانوالہ مالیتی-/1000000 روپے۔2۔ سٹاک مارکیٹ حصص مالیتی-/30000 روپے۔ 3۔ پرائز بانڈ مالیتی-/20000 روپے۔ 4۔ کار مہران سوزوکی ماڈل 91ء مالیتی-/150000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/13000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ ساٹھ ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مظفر احمد M/2-49 لین نمبر6 شیر زمان کالونی تلہ روڈ راولپنڈی گواہ شد نمبر1 کرنل ولی الرحمن لالہ زار کالونی راولپنڈی گواہ شد نمبر2 جاوید احمد راشد راولپنڈی کینٹ۔

ربوہ اور ربوہ کے گردو نواح میں زرعی و سکنی مکانات و پلاٹس وغیرہ کی خرید و فروخت کیلئے رجوع کریں
برادرز اسٹیٹ ایجنسی
8۔ بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

خبریں

ربوہ : 6- جون-1997ء
درجہ حرارت کم ازکم 27 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر خارجہ گوہر ایوب نے کہا ہے کہ پرتھوی میزائیلوں کی تنصیب بھارت کی توسیع پسندانہ کارروائی ہے۔ علاقے میں بیلسٹک میزائیلوں کی دوڑ شروع ہو جائے گی۔ پاکستان بھی جوابی اقدامات پر مجبور ہوگا۔ پاکستان نے امریکہ کو اپنی تشویش سے آگاہ کر دیا ہے۔ بھارت کو بدنام زمانہ پریسلر ترمیم سے شہ ملی اور اس نے جنوبی ایشیا میں فوجی توازن کو تشویشناک حد تک بگاڑ دیا۔ یہ باتیں امریکی وزیر خارجہ کے نام پاکستان کے مراسلے میں کہی گئی ہیں۔

○ چیف احتساب کمشنر جسٹس (ر) غلام مجدد مرزا نے کہا ہے کہ آصف زرداری کے خلاف کوئی ریفرنس نہیں ملا۔ جج مجھے بھی گالیاں دیتے ہیں۔ احتساب ایکٹ میں ترامیم کی ضرورت ہے حکومت نے احتساب سیل کو قانونی تحفظ دے دیا ہے اب یہ تمام کیس سیل کو بھیجے ہوں گے۔ چیف احتساب کمشنر نے کہا کہ میرا کسی سے کوئی اختلاف ہے نہ اختیارات میں کوئی کمی ہوئی ہے۔ مستعفی ہونے یا ناراضگی کی خبریں بے بنیاد ہیں حکومت نے کسی سیاستدان کے خلاف ریفرنس دائر کرنے کے لئے دباؤ نہیں ڈالا۔ تاہم انہوں نے کہا کہ احتساب ایکٹ میں مزید ترامیم کی ضرورت ہے ہمیں اب تمام کیس تحقیقاتی ایجنسیوں کی بجائے احتساب سیل کو بھجوانے ہوں گے۔

○ چیف احتساب کمشنر نے کیبنٹ ڈویژن میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سیاستدان اور بیوروکریٹس دونوں کرپٹ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 1990ء سے احتساب ہونا سیاسی مسئلہ ہے مقدمات کے فیصلوں میں تاخیر کے بارے میں انہوں نے کہا کہ ہائیکورٹ سے پوچھیں جلد فیصلے کیوں نہیں ہو رہے۔ قائم مقام احتساب کمشنر کے متعلق ترمیم کو میری حمایت حاصل ہے۔ کسی سابق وزیر اعلیٰ کو جوڈیشل مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا جائے تو وہ کرسی چھوڑ کر کھڑا ہو جائے۔

○ چیف احتساب کمشنر نے کہا کہ پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ عارف نکئی 19 لاکھ دیں گے تو ان کی جان چھوٹے گی۔ جسٹس مجدد مرزا نے کہا کہ میں ڈاکٹر سے ملنے گیا تو میرا بلڈ پریشر ہائی کرا دیا گیا۔

○ وائس آف امریکہ نے بتایا ہے کہ بھارت نے 21 گھنٹے کے بعد میزائل نصب کرنے کی تردید کر دی ہے۔ بی بی سی نے کہا ہے کہ پاک بھارت تعلقات کچے دھاگے سے بندھے ہوئے ہیں۔ ایک خبر سے بھی مجروح ہو سکتے ہیں۔

○ گورنر پنجاب شاہد حامد نے کہا ہے کہ اگر آبادی میں اضافہ نہ روکا گیا تو ماحولیاتی آلودگی ختم کرنے کے تمام منصوبے دھرے کے دھرے رہ جائیں گے۔ 25 برس میں آبادی دوگنا ہو جائے گی۔ آئندہ حالات بدتر ہو جائیں گے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ شہباز شریف نے کہا ہے کہ سابق حکمرانوں نے قومی خزانہ باپ کی جاگیر سمجھ کر لوٹا ہے۔ اراکین اسمبلی اپنے حلقہ میں کرپشن یا بیوروکریسی کی بدعنوانی کی رپورٹ وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ کو ارسال کریں۔ دیانتدار انتظامیہ تعینات کی جا رہی ہے۔ ملک کی خاطر ذاتی مفادات پس پشت ڈالنے کی ضرورت ہے۔

○ پیپلزپارٹی کے سیکرٹری جنرل چوہدری احمد مختار نے کہا ہے کہ بھاری مینڈیٹ والی حکومت عوام کو نعروں سے بیوقوف بنا رہی ہے۔

○ چیف احتساب کمشنر نے بتایا ہے کہ پی ٹی وی کی سابق چیئرمین رعنا شیخ صاحبہ اور ممتاز صحافی اظہر سہیل کے خلاف ریفرنس تیار ہو رہے ہیں۔

○ پاکستان کے دفتر خارجہ نے بتایا ہے کہ طالبان نے ایک تین نکاتی منصوبے پر اتفاق رائے کرتے ہوئے شمالی افغانستان میں جنرل مالک کا کنٹرول تسلیم کر لیا ہے۔ پاکستان نے کہا ہے کہ مخالفین کو بیرونی امداد مل رہی ہے۔ تین نکاتی منصوبے پر دونوں گروپوں کی مفاہمت ہو گئی ہے۔ ایک ہمسایہ ملک افغانستان کے داخلی معاملات میں مداخلت کر رہا ہے۔ طالبان کے مخالفین کے لئے رسد بھرے طیارے پہنچائے جا رہے ہیں۔ پاکستان نے کہا ہے کہ ہمارے پاس اس کے ثبوت موجود ہیں۔

○ پاکستان کے دفتر خارجہ نے بتایا ہے کہ مزار شریف میں جنرل مالک کا صورت حال پر مکمل کنٹرول ہے۔ انہوں نے پاکستانی سفیر کو بتایا ہے کہ وہ طالبان سے تعاون کے لئے تیار ہیں۔

○ احمد شاہ مسعود نے 12 سو طالبان قیدی بنا لئے ہیں۔ پل خمری میں امیر خان متقی سمیت 3 ہزار طالبان فوجی محصور ہو گئے۔ سالانگ درہ پر قابض کمانڈر بصیر کالانگی دوبارہ احمد شاہ مسعود سے مل گیا۔ اسلحہ بارود کی کوئی کمی نہیں۔ طالبان کا اسلحہ ان کے ہی خلاف استعمال کیا جا رہا ہے۔ مسعود کے ترجمان نے تفاصیل بتاتے ہوئے کہا ہے کہ کابل کے شمال میں تمام حملے ناکام بنا دیئے گئے ہیں۔

○ تاجروں کے ایک اجلاس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ وہ نئے مالی سال کے بجٹ میں پرچون کی سطح پر جنرل سیلز ٹیکس ادا نہیں کریں گے۔ جنرل سیلز ٹیکس عائد کرنے کا فیصلہ چھوٹے تاجروں اور حکومت کو لڑانے کی سازش ہے بیوروکریسی کی سازش کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ حکومت اس ٹیکس کے ذریعے 6۔ ارب روپے کے وسائل حاصل کرنا چاہتی ہے ہم فکسڈ ٹیکس کے ذریعے یہ وسائل دینے کو تیار ہیں۔

○ پاکستان کی سرحد پر پرتھوی میزائل تنصیب کرنے کی خبر امریکی خفیہ ادارے نے دونوں ملکوں کا رد عمل معلوم کرنے کے لئے شائع کروائی تھی۔

○ اے این پی کے سربراہ اجمل خٹک نے کہا ہے کہ کالاباغ ڈیم کے بارے میں وزیر اعظم نے یقین دہانیاں کرا دی ہیں ہم مطمئن ہیں۔ اس معاملے پر اب ہمیں تشویش کی کوئی ضرورت نہیں۔ تاہم انہوں نے کہا کہ ہم احتساب بل کی مخالفت کرتے رہیں گے۔ ہم کسی جماعت سے بندھے ہوئے نہیں ہیں۔ ہماری اپنی پالیسیاں اصول اور نظریات ہیں۔ مسلم لیگ کے اپنے مسائل ہیں اور ہمارے اپنے مگر نواز شریف سے تعاون ختم نہیں ہوگا۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ اور حکومت کے درمیان اختلافات کے اشارے مل رہے ہیں۔ سپریم کورٹ بڑی پارٹیوں کے بعض سیاستدانوں کو طلب کر کے یہ پوچھنا چاہتی ہے کہ ان کے پاس دولت کہاں سے آئی۔ پیپلزپارٹی کے آفتاب شعبان میرانی اور صفدر عباسی کو نواز شریف خاندان کے قرضوں کی ری شیڈیولنگ اور گندم سکینڈل کے متعلق ثبوت پیش کرنے کے لئے بلایا گیا ہے۔ شبیر رضا رضوی کو جج نہ بنانے کے جواب میں حکومت نے خواجہ شریف کو بھی ڈراپ کر دیا۔ شیخ ریاض کا لاہور ہائی کورٹ کا چیف جسٹس بننا بھی جسٹس سجاد کی فتح سمجھا جا رہا ہے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ شہباز شریف بھیس بدل کر داتا دربار پہنچ گئے اور تجاوزات اور دیگر انتظامات کا جائزہ لیا۔

حیرت انگیز سیل
اب ڈبل جارجٹ کوٹ برقعوں کیلئے نئی ورائٹی
اوپل نیٹ ڈبل جارجٹ جاپانی ۵۰۰/ سیل کی قیمت
Rs-400/- ~~500/-~~
کوریا ڈبل جارجٹ Rs-300/-
تائیوان 325/ ریڈی میڈ RS 425/
جاپانی ڈبل جارجٹ 350/ ریڈی میڈ Rs 500/
A لائن کلیوں والا کوٹ برقعہ ریڈی میڈ Rs 525/
مہنگائی کے دور میں خصوصی بچت کیلئے۔ صرف محدود مدت کیلئے فائدہ اٹھائیں
باجوہ کلاتھ سٹور گولبازار ربوہ فون 568

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۴۰ گرام ۳۰/ ۶۰ گرام ۹۰/ ۱۰۰ گرام ۱۵۰/ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) ۲۵۰/
• ہمدردانہ مشورہ
• کامیاب علاج
• مفید و مجرب ادویہ
NASIR ناصر
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX· 534

جرمن، لوکل اور کیوریٹو ہومیوپیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز پوٹنسیاں، چھوٹی درمیانی اور بڑی طاقتوں میں بائیوکیمک ادویات، سادہ گولیاں ٹکیاں شوگر آف ملک خالی ڈبیاں، ڈراپرز اور ہومیوپیتھک کتب نیز ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر صاحب کی ایجاد کردہ تمام ادویات، کیورز اور کورسز وغیرہ کے متعلق "ہیلتھ پیکج" لٹریچر مع کیوریٹو تشخیص فارم CDF ۱۵/ روپے میں ہمارے سٹاکسٹوں سے حاصل کریں
فون سیلز 211283 کلینک 771 211054
فیکس 212299
کیوریٹو انٹرنیشنل ربوہ

ضرورت تجربہ کار اکاؤنٹنٹ
فیصل آباد میں ٹویوٹا کے نامزد شدہ ڈیلر کیلئے تجربہ کار اکاؤنٹنٹ کی ضرورت ہے
تجربہ: کم از کم ۵ سال
تعلیم: کم از کم بی کام۔ سی اے انٹر یا دوسرے پروفیشنل امتحان پاس کئے ہوئے کو ترجیح دی جائے گی۔ درخواستیں مکمل کوائف اور ایک پاسپورٹ سائز فوٹو مندرجہ ذیل پتہ پر ۱۵ جون ۱۹۹۷ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔
ڈائریکٹر مارکیٹنگ اینڈ سروسز
ٹویوٹا فیصل آباد موٹرز ویسٹ کینال روڈ
فیصل آباد

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں